علامہ اقبال اور برطانیہ میں اردو شاعری کی روایت

ڈاکٹر شیر علی*

Abstract:

"Allama Muhammad Iqbal is our national poet. His poetry, philosophy and intellect have been acclaimed throughout the world. West and his stay in the West played a vital role in shaping Iqbal's thought and ideology. His early poems are free translation of some of the important English poets; all these poems are included in his first Urdu poetry book Bang E Dara.

During his stay in England, Allama Iqbal played a very important role in the development of Urdu poetry in England. The account of this dynamic participation in the cultural and literary heritage of England may been seen in so many books such as "Iqbal" by Ataya Faizi published by Oxford University Press, Islamabad and "Maqalaat E Taseer" by Dr. M.D. Taseer published by Majlis E Taraq E Adab, Lahore, etc.

In this brief Urdu paper, the important role of Allama Muhammad Iqbal pertaining to promotion and development of the tradition of Urdu Poetry in England has been analyzed and discussed."

علامہ اقبال نے برطانیہ میں حصولِ تعلیم کے حوالے سے جو عرصہ گزارا، اس نے نہ صرف علامہ اقبال کے فکر و فن پر گہرے نقوش مرتب کیے بلکہ برطانیہ میں شعر و ادب کی روایت کی تشکیل و ارتقا میں بھی ایک کلیدی کردار ادا کیا، جس کی تفصیل مختلف مقالات و کتب میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ علامہ اقبال نے بر طانیہ میں قیام کے دوران خصوصی طور پر مغربی شعر ادب اور فکر و فلسفہ کا مطالعہ کیا۔ اقبال کو برطانیہ کے فطرت پرست (نیچرل) شعرا نے بالخصوص متاثر کیا۔ہندوستان کے ایک معروف مفکر اور دانش ور ڈاکٹر حسن الدین احمد نے " انگریزی شاعری کے منظوم اردو ترجموں کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ " نامی کتاب میں، جو موصوف کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، تفصیل سے ان منظو مات کا تذکرہ کیا ہے جو علامہ اقبال نے برطانیہ کے انگریز شعرا سے متاثر ہو کر لکھیں، یا

*چیئرمین شعبہ اُردو ، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

وہ نظمیں ان شعرا کی نظموں کے تراجم ہیں۔ڈاکٹر حسن الدین احمد لکھتے ہیں کہ اردو شاعروں میں اقبال غالباً پہلے شاعر ہیں جنھوں نے ماخوذ کی اصطلاح استعمال کی اور اس اصطلاح کو ماخوذ نظموں کے لیے بھی استعمال کیا اور آزاد منظوم تراجم کے لیے بھی۔ اقبال کی لکھی ہوئی ماخوذ نظموں کا تجزیہ کرنے سے ماخوذ اور منظوم ترجموں کا فرق واضح ہو جائے گا۔ اقبال کے منظوم ترجموں کی نشان دہی کے لیے بھی اس تجزیہ سے مدد ملے گی۔ اقبال کو انگریزی ادب پر عبور تھا۔ ان کی نظم "والدہ مرحومہ کی یاد میں" ولیم کو پر کی نظم

Ode on the receipt of my mother’s picture

کا تاثر صاف ظاہر ہوتا ہے۔ دونوں نظموں میں اشعار اور بندوں کی ترتیب مختلف ہے۔ پھر بھی اقبال کی نظم اور کوپر کی نظم کے خیالات میں مماثلت پائی جاتی ہے۔(1)

دونوں شاعروں(اقبال اور ولیم کوپر) نے اپنی ماں کی موت سے پیدا شدہ تاثرات اور زندگی کے بہ ظاہر معمولی واقعات اور یادوں کو انتہائی خلوص اور سوز و گداز کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور دونوں کے یہاں چند تفصیلات بھی مشترک ہیں۔ جن سے اس قیاس کو تقویت ملتی ہے کہ " والدہ مرحومہ کی یاد میں" کی تخلیق کے وقت ممکن ہے اقبال کے ذہن پر کوپر کی یہ نظم ہو۔اسی طرح داغؔ کے انتقال پر جب اقبال مرثیہ لکھنے بیٹھتے ہیں تو ان کے سامنے آرنلڈ کا وہ مرثیہ آجاتا ہے جو اس نے ورڈز ورتھ کی وفات پر لکھا تھا۔ وہ آرنلڈ کے مرثیہ کا نہ صرف تاثر قبول کرتے ہیں بلکہ اس سے بھر پور استفادہ کرتے ہیں چنانچہ دونوں مرثیوں کی تشکیل میں خاص مشابہت پائی جاتی ہے۔ گو اقبالؔ نے یہ صراحت نہیں کی کہ یہ نظمیں ماخوذہیں اور نہ ہی مرثیوں پر ماخوذ کی مہر ثبت کرنی درست ہوتی لیکن ان پر بہر حال ماخوذ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اقبال کی نظم " عشق اور موت" بھی ماخوذ کی بہترین مثال ہے۔ جو ٹینی سن کی نظم

Love and Death

کا پرتو ہے۔ اقبال نے مرکزی خیال ٹینی سن سے لیا ہے لیکن ترجمہ کے حدود سے آگے بڑھ کر اور اس مرکزی خیال کو بنیاد بنا کر خود اپنے خیالات پیش کیے ہیں۔ اقبال کی نظم "پرندے کی فریاد" پر بھی ولیم کوپر کی نظم

On a Gold finch Starved to Death in his Cage

سے ماخوذ ہے۔ اقبال نے اپنی نظم کو ماخوذ نہیں بتایا لیکن اصل نظم اور اقبال کی نظم کی مماثلت واضح ہے۔ پرندے کی فریاد کے ابتدائی دو بند آزاد ترجمہ کی تعریف میں آتے ہیں لیکن بعد کے تین بندوں میں اقبال نے تفصیل سے کام لیا ہے اور اصل سے انحراف کرتے ہوئے آزادی اور قید کے تجربات اور تاثرات کو اپنے خاص انداز میں بیان کیا ہے۔ یہی حال دوسری ماخوذ

نظموں کا ہے۔ جن میں اقبال نے بنیادی خیال یا بعض تفصیلات مستعار لی ہیں لیکن ان کو اپنے مخصوص رنگ و آہنگ میں پیش کیا ہے۔[2]

معروف محقق اور نقاد ڈاکٹر گیان چند جین نے تاریخی ترتیب سے " ابتدائی کلامِ اقبالؒ (بہ ترتیب مہ و سال)" کے عنوان سے علامہ اقبال کا کلام مرتب کیا۔ اس تحقیقی دستاویز میں انھوں نے ان انگریزی نظموں کےاصل متون بھی شامل کردیے ہیں، جن کو اقبال نے اردو کا روپ دیا ہے۔ان منظومات کی تفصیل درج ذیل ہے:

پرندہ اور جگنو: The Nightingale and The Glowworm by William Cowper

رخصت اے بزم جہاں: Good Bye by Emerson

عشق اور موت: Love and Death by Tennyson

پیامِ صبح: Day Break by H.W Longfellow

پرندے کی فریاد: On a Gold Finch Starved to Death in his Cage by William Cowper

ایک آرزو: A Wish by Samuel Roger:

ماں کا خواب: The Mother's Dream by William Barnes

بچے کی دعا: A Child's Hymn by Matilda Betham

ایک گائے اور بکری: The Cow and the Ass by Jane Taylor

پہاڑ اور گلہری: The Mountain and the Squirrel by Emerson

ایک مکڑا اور مکھی: The Spider and The Fly by Mary Howitt

مغربی فکر و دانش اور شعر و ادب سے اقبال کی دل بستگی شروع سے تھی، لیکن برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران اس دل چسپی میں شدت محسوس ہوتی ہے۔ ورڈز ورتھ کی نیچرل شاعری کے تاثر کے حوالے سے آپ کا کہنا تھا کہ ورڈز ورتھ نے مجھے الحاد سے بچا لیا۔ "Stray Reflections" میں آپ اعتراف کرتے ہیں کہ:

> "I confess I owe a great deal to Hegel, Goethe, Mirza Ghalib, Mirza Abdul Qadir Bedil and Wordsworth. The First two led me into the "inside" of things; the third and fourth taught me how to remain oriental in spirit and Expression after having assimilated foreign ideals of Poetry,

and the last saved me from atheism in my student Days."(4)

" میرا سینہ غم ناک اور یاس انگیز خیالات کا خزینہ ہے۔ یہ خیالات میری روح کے تاریک گو شوں سے سانپوں کی طرح نکلے چلے آتے ہیں۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں عنقریب ایک سپیرا بن جاوں گا۔ گلیوں میں پھروں گا اور تماش بین لڑکوں کی ایک بھیڑ میرے پیچھے پیچھے ہوگی۔"(5)

" میرا خیال ہے بہت سے لوگوں کو یقین نہیں آئے گا کہ مندرجہ بالا جملے علامہ اقبال کے ہیں۔ لیکن یقین آنے یا نہ آنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ جملے اقبال ہی کے تو ہیں اور ان کی زندگی کے ایک خاص رخ، ایک سنگین دور ،ایک ہیجانی وقفے کی بہت عمدہ ترجمانی کرتے ہیں۔"(6)

علامہ اقبال کا مغرب میں قیام کئی حوالوں سے اہمیت کا حامل ہے۔ ایک طرف انھوں نے انگریز شعرا کی منظومات کو اردو کا قالب دیا اور اردو میں منظوم تراجم میں ایک کلیدی کردار ادا۔ ان کی زندگی کا یہ دورانیہ اس حوالے سے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ حیاتِ اقبال کا ایک جذباتی پہلو ہم پر آشکار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قیام مغرب سے ان کا فکری و ذہنی افق مزید وسعتوں سے ہم کنار ہوتا ہے۔

حوالہ جات

1- ڈاکٹر حسن الدین احمد، انگریزی شاعری کے منظوم اردو تراجم کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص 46تا 51

۲- ایضاً ،ص 46تا 51

3- ڈاکٹر گیان چند جین ، ابتدائی کلامِ اقبالؔ (بہ ترتیب مہ و سال) ، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، 2004 ص 464 تا 478

4. Stray Reflection by Allama Iqbal edited by Dr. Javid Iqbal: Lahore, Iqbal Academy Pakistan, 2008 pg.53

5- پروفیسر محمد عثمان، حیاتِ اقبال کا ایک جذباتی دور اور دوسرے مضامین، لاہور: مکتبہ جدید، ص 67تا 77

6- ایضاً، ص 67تا 77